تألیف مولانا سید مہدی بن نجف علی الحسینی الرضوی العظیم آبادی

تذکرہ مجدد الشریعۃ حضرت غفران مآب ؒ از ''تذکرہ علماء'' (۱۲۸۵ھ ہجری)

مترجم: جناب محمد صادق خانصاحب جونپوری

قسط ۷

وحق تعالیٰ ان جناب را پنج پسر نامدار کرامت فرمود که هریک در علم وتقوی وفضائل لا تعدو لاتحصی مثل خود نداشته اند:

اول جناب مستطاب مولانا مجتهد العصر و الزمان، الاوحد الامجد جناب سلطان العلماء المتبحرین سید محمد دامت برکاتکم۔

دوم جناب سید المفسرین سید علی۔

سوم جناب مستطاب سید حسن۔

چهارم مغفرت مآب کمالات انتساب مولانا سید مهدی نور الله مرقده۔

وپنجم جناب مستطاب افادت مآب مولانا ومقتدانا سید العلماء العظام سید الفقهاء الفخام المبری عن کل شین جناب السید حسین ادام الله افادته که هر یک از ایشان از فیض علوم آنجناب بهره کامل برداشته شهره افاق انداز جمله ایشان جناب سید مهدی طاب ثراه که والد ماجد استاد مؤلف حقیر کثیر التقصیر جناب فیض ماب تقدس وفضائل ایاب حاوی فروع واصول جامع معقول ومنقول فقیه بی بدیل اورع عدیم العدیل، عمدة العلماء الازکیاء جناب سید هادی دام ظله العالی بودند

حق تعالیٰ نے جناب غفران مآب کو پانچ فرزند نامدار عنایت فرمایائے تھے، جن میں سے ہر ایک غیر قابل شمار و نا قابل احصاء، علم وتقویٰ اور فضائل میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔

پہلے جناب مستطاب مولانا مجتہد العصر والزمان، الاوحد الامجد، جناب سلطان العلمائے المتبحرین سید محمد دامت برکاتکم۔

دوسرے جناب سید المفسرین سید علی۔

تیسرے جناب مستطاب سید حسن۔

چوتھے مغفرت مآب، کمالات انتساب مولانا سید مہدی نور اللہ مرقدہ۔

پانچویں جناب مستطاب، افادت ماب، مولانا و مقتدانا، سید العلماء العظام، المبریٰ عن کل شین، جناب سید حسین ادام اللہ افادتہ۔ ان میں سے ہر ایک جناب غفران مآبؒ کے فیض علوم سے مکمل مستفید ہوئے اور دنیا میں مشہور ہیں۔

جناب سید مہدی طاب ثراہ جو مؤلف حقیر، کثیر التقصیر کے استاد جناب فیض مآب، تقدس و فضائل ایاب، حاوی فروع و اصول، جامع معقول ومنقول، فقیہ بے بدیل، اورع عدیم العدیل، عمدۃ العلماء الازکیاء، جناب سید ہادی دام ظلہ العالی کے والد ماجد تھے،

وباوجود حداثت سن درحدت ذهن وجودت طبع وذکا وعلم وعرفان وصلاح وتقوی گوی سبقت از همه ربوده بودند چنانکه بتواتر رسیده۔ بعضی حواشی وتعلیقات وتحقیقات مسائل متفرقه از مصنفات آن عالی درجات گواهی برکمال فضل آنجناب دارد در حیات جناب غفرانمآب اعنی والد بزرگوار خود در عمر بیست وسه سالگی از دنیا رحلت فرمودند ومرقد شریفش در دار التعزیه حسینیه مذکوره است ودر پهلوی آن مرقد انور والد مآجدش واقع شده رحمة الله ورضوانه علیهما۔

واحوال باقی هرچهار فرزندان اطیاب جناب غفرانمآب این حقیر کثیر التقصیر شرف زیارت وخدمت ایشانرا بسیار یافته است سیما جناب سلطان العلماء وجناب سید العلماء دامت فیوضهما وبرکاتهما که الیوم مرجع افاق ومنبع علوم ومحامد اخلاق اند بعد ازین علیحده مذکور خواهد۔ انشآء الله المستعان۔ اما سایر تلامذه جناب غفرانمآب طاب ثراه سوای اولاد امجاد آنجناب که شرف استفاده از خدمت آنجناب یافته بفضل وکمال رسیده اند بسیار اند وتفصیل احوال جمعی مشاهیر ایشان در کتاب آئینه حق نما مذکور است پس از جمله ایشان بود فاضل کامل وعالم میر مرتضی که مردی مقدس بود وبزیور علم وحلم آراسته لیکن میل بطریقه اخباریین داشته چندین رسائل مثل رساله اسرار الصلوة وغیر آن وبعض حواشی ورساله ناتمام بر

کم سنی کے باوجود، حدت ذہن، جودت طبع وذکاء، علم وعرفان اور صلاح وتقویٰ میں دوسرے سے گوئے سبقت لئے ہوئے تھے۔ جیسا کہ مسلسل نقل ہوا ہے۔ متفرقہ مسائل پر بعض حواشی، تعلیقات وتحقیقات، اس عالی درجت کے کمال فضل پر گواہ ہیں۔

جناب غفران مآبؒ یعنی اپنے والد ماجد کی حیات میں ۲۳ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ ان کا مرقد شریف امام باڑہ غفران مآب کے دار التعزیۃ میں ہے جس کے پہلو میں ان کے والد ماجد کا مرقد انور ہے۔ رحمہ اللہ ورضوانہ علیہما۔

جناب غفران مآبؒ کے باقی چار فرزندوں کے حالات:

اس حقیر کثیر التقصیر کو، ان کی زیارت اور ان کی خدمت کا شرف بہت حاصل ہوا ہے، خاص کر کے جناب سلطان العلماء اور جناب سید العلماء دامت فیوضہما وبرکاتہما جو آج مرجع آفاق اور علوم ومحامد اخلاق کا ذریعہ ہیں۔ ان کا تذکرہ بعد میں الگ سے کیا جائے گا۔

اولاد امجاد کے علاوہ، جناب غفران مآبؒ کے دیگر شاگرد جو ان کی خدمت سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل کر کے، فضل وکمال پر پہنچے ہیں، بہت ہیں اور ان میں سے بعض مشہور شخصیتوں کا تذکرہ کتاب ''آئینۂ حق نما'' میں درج ہے۔

غفران مآبؒ کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد، فاضل کامل وعالم میر مرتضیٰ تھے جو ایک مقدس آدمی اور علم و حلم کے زیور سے آراستہ تھے، لیکن اخباری مسلک کی طرف رجحان رکھتے تھے۔ کئی رسالے جیسے ''اسرار الصلوٰۃ'' وغیرہ اور اخباری مذہب پر حاشیے اور ناتمام رسالے، ان کی

مسلک اخباریین از تصانیف اوست در زمان حیات آنجناب طاب ثراه بعزم حج از هندوستان بسوی مکه معظمه سفر کرده دراثنای راه درمخه وفات یافت رحمه اللہ۔ ودیگر از جمله ایشان جناب مغفرت ماب محیط دائره فضل و کمال مربع نشین مسند حشمت واجلال جناب مرزا فخرالدین احمد خان بهادر معروف بمرزا جعفر رحمه اللہ والد ماجد جناب مرزا محمد محسن ادام اللہ ایامه بود که در دقایق عقلیه و نقلیه لاسیما هندسه وعلم هیئت وقوانین ریاضیه ومسائل حسابیه بمرتبه قصوی فایز گردیده در حسن تقریر وتحریر عدیم النظیر بود واستخراج تقویم میفرمود ودر علم فقه واصول استعداد وافر وقوت کامله داشت ودر انشای عربی وفارسی وجودت میان روساء ابناء خود نداشت۔

رساله صیدیة که بنام نواب جنت آرامگاه آصف الدوله مرحوم تصنیف فرموده وفتاوای فقهای عظام واحادیث ائمه انام علیهم السلام دران درج نموده دلالت برعلم وکمالش دارد وهم چنین بعض حواشی در مسائل ریاضیه بر کتاب محسینی وتحریر اقلیدس وغیره تحریر فرموده ووفاتش در حیات جناب غفرانمآب در سنه یکهزار ودو صدوسی هجری واقع شد۔ وهم از جمله ایشان بود عابد زاهد جلیل جناب مرزا محمد خلیل مرحوم مغفور که خلیل اسا در تاسیس بنای کعبه دین مبین سید المرسلین مساعی بوده وبخدمت جناب غفرانمآب سیدنا ومولانا ومقتدانا طاب ثراه کمال

تصنیفات میں سے ہیں۔ جناب غفران مآبؒ کی حیات میں، حج کی غرض سے ہندوستان سے مکہ معظّمہ کی طرف سفر کیا، لیکن راستے میں وفات ہوگئی۔

غفران مآبؒ کے ایک اور شاگرد، جناب مرزا محمد محسن ادام اللہ ایامہ کے والد ماجد جناب مغفرت مآب، محیط دائرۂ فضل وکمال، مربع نشین مسند حشمت واجلال، جناب مرزا فخرالدین احمد خان بہادر، معروف بہ مرزا جعفر رحمہ اللہ تھے جو عقلی ونقلی دقائق، خاص کر کے ہندسہ، علم ہیئت، ریاضی کے قوانین اور مسائل حسابیہ میں مرتبہ قصویٰ پر فائز ہو چکے تھے۔ حسن تقریر وتحریر میں عدیم النظیر تھے، تقویم کا استخراج فرماتے تھے۔ علم فقہ واصول میں استعداد وافر اور قوت کامل رکھتے تھے اور عربی وفارسی انشاء اور جودت میں رئیسوں کے درمیان بے نظیر تھے۔

نواب جنت آرامگاہ کے نام سے تصنیف کیا گیا ''رسالۂ صیدیہ''، جس میں فقہائے عظام کے فتاویٰ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی حدیثوں کو درج کیا ہے، ان کے علم وکمال پر دلیل ہے۔ نیز مسائل ریاضی میں محسنی کی کتاب ''تحریر اقلیدس'' وغیرہ پر بعض حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ ان کی وفات، غفران مآبؒ کی حیات میں سنہ ۱۲۳۰ ہجری میں واقع ہوئی۔

جناب غفران مآبؒ کے ایک اور شاگرد، عابد وزاہد جلیل، جناب مرزا محمد خلیل تھے جو حضرت ابراہیم خلیل کی طرح سید المرسلینؐ کے کعبۂ دین کی تعمیر کی کوشش کرتے تھے اور جناب غفران مآبؒ سیدنا ومولانا ومقتدانا طاب ثراہ کے

خصوصیت داشت بزیارت کربلای معلی و دیگر از عتبات عالیات قبل از آن جناب فائز گشته و استفاده از خدمت جناب سید علی طباطبائی علیه الرحمه نموده فتاوای ان جناب اکثر جا بر حواشی کتاب حدیقة المتقین وغیر آن بتحریر آورده بود وبعد مراجعت از سفر زیارت سعی و ترغیب بسیار نمود بر این معنی که جناب غفرانمآب سیدنا بمشاهده مشرفه نهضت فرمایند وبعد استفاده از مجتهدین آن حدود مراجعت باین بلاد نموده در ترویج معالم دینیه جدوجهد فرمایند۔ چنانچه حق تعالیٰ سعیتش مشکور ودعایش مقبول فرمود بعد از ان که جناب غفرانماب از آن اماکن متبرکه معاودت فرمود بنابر التماس ورای مغفور مذکور متوجه شرح حدیقه باستدلال واجتهاد شد۔

جناب آئینه حق نما آورده که مرزا خلیل موصوف روزی بخواب دید که گویا دو نهر از شیر و شکر لذیذ تر از زبانم جاری شده پس این خواب را بخدمت آنجناب مستطاب بیان نمود وهم تعبیرش خود عرض کرد که اشاره بسوی همین شرح حدیقه است که بالتماس من تصنیف فرموده اند واصرار بسیار مینمود که شرح حدیقه کتاب الصوم و کتاب الزکوة را در یک مجلد کنند وپس بعد از ان جناب غفرانمآب متوجه شرح باب طهارة گردید لیکن حسب التعبیر باتمام نرسید و شرح باب الصلوة هم موقوف ماند۔

بہت قریب تھے۔ اور جنابؒ سے قبل، کربلائے معلیٰ اور دیگر عتبات عالیات کی زیارت سے سرفراز ہوئے تھے۔ اور جناب سید علی طباطبائی علیہ الرحمہ کے محضر سے فیض حاصل کیا تھا۔ جناب کے فتووں کو ''حدیقۃ المتقین'' کے حواشی کے اکثر جگہوں پر تحریر کیا اور سفر زیارت سے واپسی کے بعد، جناب غفرآن مآبؒ کو بہت ترغیب دلائی کہ مشاہد مشرفہ کی سمت ہجرت کریں اور وہاں کے مجتہدین سے فیضیاب ہونے کے بعد، یہاں واپس آئیں اور معالم دینیہ کی ترویج میں جدو جہد فرمائیں۔

چنانچہ حق تعالیٰ نے ان کی محنت کو جزا دی اور ان کی دعا کو قبول فرمائی اور اماکن متبرکہ سے واپسی کے بعد، جناب غفران مآبؒ نے مغفور مذکور کی التماس ونظر کے مطابق، اجتہاد و استدلال کے ذریعے ''حدیقہ'' کی شرح کی طرف متوجہ ہوئے۔

صاحب ''آئینہ حق نما'' لکھتے ہیں کہ: ''مرزا خلیل موصوف نے خواب میں دیکھا کہ گویا شیر وشکر سے زیادہ لذیذ دو نہر میری زبان سے جاری ہوگئی ہے۔ اس خواب کو جناب مستطاب کی خدمت میں بیان کیا اور خود ہی اس کی تعبیر عرض کی کہ یہ شرح حدیقہ کی طرف اشارہ ہے جس کو میری حسب تمنا تصنیف فرمایا ہے اور بہت اصرار کیا کہ ''شرح حدیقہ'' کی کتاب الصوم اور کتاب الزکوٰۃ کو ایک جلد میں کر دیں۔

اس کے بعد جناب غفران مآبؒ ''باب طہارت'' کی شرح میں مشغول ہوئے، لیکن حسب تعبیر ختم نہیں ہو پائی اور ''باب الصلوٰۃ'' کی شرح بھی رک گئی۔

ودیگر از جمله ایشان جناب تقدس مآب سید غلام حسن طاب ثراه بود که نهایت صالح ومقدس وسلیم الطبع وحدید الذهن بود بعضی از حواشی تصنیف کرده وطبع موزون داشت۔ چنانچه حدیقه هندی منظوم که بروضة الصالحین موسوم است برصفحة روزگار ازو یادگار است در عالم جوانی از دنیا رحلت نمود۔

وهم از جمله ایشان جناب معلیٰ القاب فاضل کامل اورع اتقی جناب سید باقر واعظ بود که خیلی لطیفه گو سخن سنج وجوش تقریر بود ۔در زمان حیات جناب غفرانمآب طاب ثراه از دنیا رفت رحمه الله تعالی۔

وهم از جمله ایشان بود فاضل کامل مولوی سید شاکر علی که بعد تحصیل اکثر علوم عقلیه باوجود کبر سن در بعض رویای صادقه مامور بتحصیل علوم دینیه بخدمت جناب مولانا ومقتدانا غفرانمآب شده واستفاده بعض کتب دینیه نموده بود۔ ودیگر از جمله ایشان بود عالم عامل وعارف کامل سید سجاد علی جائسی که بزیور صلاح وتقوی اراسته بود۔ ترجمه مقدمات سبعه کتاب عمادالاسلام ازو یادگار مانده است وازان هویداست که خیلی بر شعر وسخن مهارت داشت هم در حیات آن جناب بر حمت حق پیوست۔

ودیگر از جمله ایشان سید عالی قدر فاضل کامل وعالم عامل عابد زاهد المعی جناب سیدی عبدالعلی علیه الرحمه که از اعاظماتقیای

جنابؒ کے ایک اور شاگرد، تقدس مآب سید غلام حسین طاب ثراہ تھے جو نہایت صالح، مقدس، سلیم الطبع اور حدید الذہن تھے اور بعض حواشی تصنیف کی ہے۔

موزون طبع کے مالک تھے، چنانچہ منظوم ''حدیقۂ ہندی'' موسوم بہ ''روضۃ الصالحین''، صفحۂ روزگار پر ان کی یادگار ہیں۔ عالم جوانی میں رحلت فرمائی۔

جناب غفران مآبؒ کے ایک اور شاگرد، جناب معلیٰ القاب، فاضل کامل، اورع اتقی جناب سید باقر واعظ تھے۔ اہل مزاح، سخن سنج اور جوشیلے مقرر تھے۔ غفران مآبؒ طاب ثراہ کی حیات میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

جناب کے ایک دوسرے شاگرد، فاضل کامل، مولوی سید شاکر علی تھے، جن کو اکثر علوم عقلیہ کی تحصیل کے بعد، زیادتی سن کے باوجود، بعض رؤیائے صادقہ کے ذریعے، مولانا ومقتدانا غفران مآبؒ کی خدمت میں علوم دینیہ کی تحصیل پر مامور کیا گیا تھا اور انھوں نے بعض دینی کتب کو ان کی خدمت میں پڑھا تھا۔

جناب غفران مآبؒ کے ایک اور شاگرد، عالم عامل، عارف کامل، صلاح وتقویٰ کے زیور سے آراستہ، سید سجاد علی جائسی تھے۔ کتاب ''عمادالاسلام'' کے مقدمات سبعہ کا ترجمہ، ان کی یادگار ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعر وسخن پر بہت مہارت رکھتے تھے۔ جنابؒ کی حیات میں رحمت الٰہی سے واصل ہوئے۔

جنابؒ کے ایک اور شاگرد، سید عالی قدر، فاضل کامل، عالم عامل، عابد زاہد، المعی جناب سید عبد العلی علیہ الرحمہ تھے جو اعاظم اتقیاء اور تقویٰ شعار کاملین کے

واکابر کملای تقوی شعار بود امامت نماز جمعه وجماعت در بلده فیض آباد داشت کثیر الخضوع والخشوع وکثیر البکا بود گویند که درماه محرم از ابتدای وقوع هلال تا اخر عشره غیر از گریه وبکا و ذکر مصائب خامس آل عبا علیه التحیة والثنا کاری نداشت رحمه‌الله۔

ودیگر ازان جمله ایشان است فرزند ارجمندش جناب مقدس القاب جامع علوم ومنقول حاوی فروع واصول منبع صلاح وسلاح مجمع فلاح ورشاد عالم عامل فاضل امجد جناب سید محمد ادام الله ایامه که درین زمان در فیض آباد امام جمعه وجماعت است صاحب تصانیف شریفه است وحواشی وتعلیفات او بر جلالت شانش دلالت دارد متصف باوصاف حمیده واخلاق پسندیده است درین زمان نظیر وعدیلش دران بلده من حیث الجامعیت والکمال نیست لازال مصنونا عن الخوارق الزمان۔

ودیگر از جمله ایشان بود جناب معلی القاب عالم معالم دینیه عارف معارف یقینیه محقق یگانه، مدقق بی نظیر جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول جناب مولانا کاظم علی مرحوم که بغایت سلیم الطبع بود ودر حدت ذهن وذکا بدرجه قصویٰ رسیده واز دودمان امارت وخاندان ریاست بود بافاده مسائل دینیه وتدریس علم وفقه واصول اشتغال داشت در صلاح وتقدس سرآمد علمای زمان بود۔ بعضی رسائل در مبحث اصول واخبار وچندین رسائل در مبحث امامت وعلم کلام واصول دین مثل رساله نصرة المومنین وغیره از تصانیف او یادگار مانده رحمه‌الله تعالیٰ۔

بزرگوں میں سے تھے۔ شہر فیض آباد میں امام جمعہ وجماعت تھے۔ کثیر الخضوع والخشوع اور کثیر البکا تھے۔ نقل کیا گیا ہے کہ محرم کا چاند نمودار ہونے سے لیکر عاشور تک، گریہ وبکا اور خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثناء کے مصائب کو بیان کرنے کے علاوہ کوئی کام نہ تھا۔ رحمہ اللہ علیہ۔

جنابؒ کے شاگردوں میں ایک ان کے فرزند مقدس القاب، جامع علوم منقول، حاوی فروع واصول، منبع صلاح و سلاح، مجمع فلاح ورشاد، عالم عامل، فاضل امجد جناب سید محمد ادام اللہ ایامہ تھے جو آج کے زمانے میں فیض آباد میں امام جمعہ وجماعت اور تصانیف شریفہ کے مالک ہیں۔

ان کے حواشی وتعلیقات ان کی جلالت وشان پر دلالت کرتا ہے۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے متصف تھے۔ اس زمانے میں جامعیت اور کمال کی نقطہ نظر سے ان کا کوئی نظیر وعدیل نہیں ہے۔ لا زال مصنونا عن الخوارق الزمان۔

جناب کے دوسرے شاگرد، معلیٰ القاب، عالم معالم دینیہ، عارف معارف یقینیہ، محقق یگانہ، مدقق بے نظیر، جامع معقول ومنقول، حاوی فروع واصول جناب کاظم علی مرحوم تھے جو کہ بہت ہی سلیم الطبع تھے اور حدت ذہن وذکاوت میں اعلیٰ مقام پر پہنچ چکے تھے اور حکومت وریاست کے خاندان سے تھے۔

مسائل دینیہ اور علم فقہ واصول کی تدریس میں مشغول تھے۔ اور صلاح وتقدس میں علمائے زمانہ میں برگزیدہ تھے۔ اصول واخبار کے موضوع پر بعض رسائل اور امامت، علم کلام اور اصول دین کے موضوع پر چند رسالے ان کی تصنیفات میں یادگار بچی ہیں۔ جیسے ''رسالہ نصرۃ المؤمنین''۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ **(جاری)**